# سرجری اسلام کے قرونِ اولیٰ میں

مولانا محمد عبداللہ طارق دہلوی، رفیق ندوۃ المصنفین دہلی

## (۴)

## چند قدیم مسلم سرجن

### (۱) عہد رسالت (مسلسل)

(۶) ابو رمثہؓ یا ابن ابی رمثہؓ التمیمی رضی اللہ عنہ، یہ قبیلہ تیم الرباب سے تعلق رکھتے ہیں، ناظرین کو یاد ہوگا کہ مقالے کے شروع میں جو عرب کے ایک ماہر سرجن جذیمہ کا ذکر آچکا ہے وہ بھی اسی قبیلے سے تعلق رکھتا تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ اس قبیلے کے لوگ طب و سرجری سے کچھ زیادہ دلچسپی رکھتے تھے۔ ابن ابی رمثہ نے آگے اپنا جو تعارف کرایا ہے اس سے یہ بات اور واضح ہوجاتی ہے کہ یہ پورا خاندان ہی اطباء، سرجنوں اور ماہرین تشریح کا تھا۔

ابن القفطی اور ابن ابی اصیبعہ نے کہا ہے کہ ابن ابی رمثہ عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک طبیب تھے جو اعمال ید اور سرجری کے فن کے بہت ماہر تھے "انہ کان طبیبا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزاولا الاعمال الید وصناعۃ الجراح"۔ [۱۳۱]

---

[۵] جیسا کہ ابن عبدالبر نے الاستیعاب میں (ج ۴ ص ۲) الاصابہ کے ساتھ چھپی ہے) اور ابن حجر نے الاصابہ ج ۴ ص ۷۱ میں ذکر کیا ہے، اور یہی راجح ہے۔ [۶] جیسا کہ ابن ابی اصیبعہ وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔

[۷] یہ تاریخ طب کے طالب علموں کے لیے ریسرچ کا ایک موضوع ہے اس سے عربوں کی قدیم سرجری کے سلسلے میں اہم انکشافات ہوسکتے ہیں۔

[۱۳۱] ابن ابی اصیبعہ، عیون الانباء ص ۱۷۰ و ابن القفطی، تاریخ الحکماء للزوزنی ص ۲۶۴ (لیبک ۱۳۲۰ھ)

ابورمثہ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت دیکھی تو وہ اس کو کوئی پھوڑا یا رسولی سمجھے اور اپنی خدمات پیش کیں کہ میں طبیب ہوں اس کا علاج کر دیتا ہوں آپ نے فرمایا کہ نہیں: "انت رفیق والطبیب اللہ" یعنی تم تو بس ہمدردی کر سکتے ہو طبیب تو اللہ ہی ہے۔ اور ممکن ہے آپ کی مراد یہ ہو کہ تم طبیب نہیں ہو، طبیب ہوتے تو اس کو رسولی نہ سمجھتے، چنانچہ شیرازی نے حضرت مجاہدؒ سے اسی روایت کے جو الفاظ نقل کیے ہیں ان میں یہ ہے کہ: "الطبیب اللہ ولعلک ترفق[۱۳۲] باشیاء تخرق بہا غیرک[۱۳۳]" یعنی طبیب تو اللہ ہی ہے تم تو بس فائدہ پہنچانے کی ایک کوشش کرتے ہو اور دوسروں کو بے وقوف بناتے ہو، اور تخرق بہا غیرک کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم زیادہ سے زیادہ اپنی کوشش کی انتہا[۱۳۴] کر سکتے ہو شفا بخشی تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

مسند امام احمد میں ہے کہ انھوں نے حضور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اللہ کے نبی! میں طبیب ہوں اور اطباء کے خاندان سے تعلق رکھتا ہوں، اپنی کمر آپ مجھے دکھائیے اگر وہ کوئی پھوڑا یا رسولی ہے تو میں اس کا اپریشن کر دوں گا۔ "فان تکن سلعۃ ابطُّھا" اور اگر کوئی اور چیز ہوئی تو میں اس کے بارے میں آپ کو بتا دوں گا کیونکہ کوئی انسانی زخموں اور پھوڑے پھنسیوں کے بارے میں مجھ سے زیادہ ماہر نہیں ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ: "فانہ لیس من الناس اعلم بجرح او خراج منی" اور مسند احمد ہی کی ایک روایت میں اس کے یہ الفاظ ہیں کہ: "واللہ ما یخفی علینا من الجسد عرق ولا عظم" یعنی اس نے قسم کھا کے کہا کہ جسم انسانی کی کوئی رگ اور کوئی ہڈی ہم سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے جواب میں حضور اکرم صلی اللہ

---

۱۳۲ ای رفق کے معنی نفع پہنچانے کے آتے ہیں۔

۱۳۳ السیوطی، الجامع الصغیر مع شرحہ فیض القدیر ج ۴ ص ۲۸۹ (بیروت ۱۳۹۱ھ)

۱۳۴ یقال خرق المغازۃ ای بلغ نہایتھا۔

علیہ وسلم نے فرمایا کہ طبیبھا الذی خلقھا یعنی جس چیز کو تم رسولی وغیرہ سمجھ رہے ہو اس کا طبیب وہی ہے جس نے اسے پیدا فرمایا ہے، مطلب یہ کہ تم اس کی فکر سے آزاد ہو جاؤ۔

مسند احمد میں ابو رمثہؓ کی کل پچیس[۲۵] روایتیں ہیں جن میں زیادہ تر ان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات اور اس وقت کی گفتگو کا ہی ذکر ہے۔ اور چند میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ و لباس کا بیان ہے[۱۳۵]

(۷) رُفَیدَۃُ الانصاریہ رضی اللہ عنہا، یہ صحابی خاتون ہیں جو زخمیوں کا علاج کیا کرتی تھیں، اور کمزور و خستہ حال مسلمانوں کی خدمت رضا کارانہ طور پر محض اللہ کے لیے کرتی تھیں غزوۂ خندق میں جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرت رفیدہؓ کے خیمہ میں ہی پہنچوایا تھا جو کہ مسجد ہی میں لگا ہوا تھا اور فرمایا تھا کہ میں بھی ابھی تھوڑی دیر میں ان کی عیادت کے لیے آرہا ہوں۔ ابن اسحٰق نے رفیدہؓ کا ذکر مختصراً کیا ہے، امام بخاری نے الادب المفرد میں اور التاریخ الکبیر میں یہ واقعہ بھی ذکر کیا ہے[۱۳۶]

(۸) ام عطیہ انصاریہ الخافضۃ۔ یہ مدینہ منورہ میں ایک انصاری خاتون تھیں جو عورتوں کی ختنہ کیا کرتی تھیں، عرب میں عورتوں کی ختنہ کا بھی رواج تھا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خاتون کو ان کے پیشے کے متعلق ہدایت فرمائی تھی کہ اذا خَفَضْتِ فاشمی ولا تنھکی یعنی جب تم (عورتوں کی) ختنہ کیا کرو تو بہت معمولی سی کھال لیا کرو، جڑ تک نہ کاٹ ڈالا کرو، اھ پھر آپؐ نے اس کم کاٹنے کا فائدہ یہ ارشاد فرمایا کہ فانہ اسریٰ للوجہ واحظی عند الزوج[ھ] یعنی اس سے چہرے کی رونق بڑھتی ہے اور جنسی ملاپ کے وقت

---

۱۳۵ پندرہ احادیث مسند احمد میں ایک جگہ ہیں ج ۱۲ ص ۵۵ تا ۷۷ حدیث نمبر ۱۰۲ تا ۱۱۸ (طبع جدید مصر ۱۳۷۳ھ ۱۹۵۳ء) اور دس احادیث دوسری جگہ ج ۴ ص ۱۶۳ (مطبعہ میمنیہ مصر ۱۳۰۶ھ)

۱۳۶ ابن حجر، الاصابۃ ج ۴ ص ۲۹۵ (مصر ۱۳۵۸ھ)

ھ طبرانی فی الاوسط عن انس بن مالک۔ الہیثمی، مجمع الزوائد ج ۵ ص ۱۷۲ – والاصابۃ ج ۸ ص ۲۵۹ (مصر ۱۳۲۵ھ ۱۹۰۷ء)

شوہر کو لذت زیادہ حاصل ہوتی ہے۔

یہ ام عطیہ خافضہ کے لقب سے مشہور تھیں، لفظ خفاض عورتوں کی ختنہ کے لیے مخصوص ہے جس طرح مردوں کی ختنہ کے لیے ختان کا لفظ ہے۔ یہ کام کرنے والی عورت کو خافضہ بھی کہتے ہیں اور مُبظِرہ بھی عہ

اس ہدایت نبوی سے اندازہ کیجئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر معاشرے کی چھوٹی سے چھوٹی اور پوشیدہ سے پوشیدہ چیزوں کی طرف بھی کس قدر باریکی کے ساتھ رہتی تھی اور ہر چیز کے خالص طبی وجمالیاتی فوائد پر بھی کتنی گہری نظر تھی۔

(۹-۱۰) دو حقیقی بھائی جن کا ذکر اوپر آچکا ہے کہ وہ مدینہ طیبہ میں آئے تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو طلب فرمایا اور ان سے ایک صحابی کا اوپریشن کرایا جن کے جسم میں تیر پیوست ہوگیا تھا، یہ واقعہ عہد رسالت کے بڑے اوپریشنوں کے ضمن میں آچکا ہے۔ ان دونوں بھائیوں کے نام اور مزید حالات ابھی تک پردۂ خفا میں ہیں۔

(۱۱) وہ یہودی سرجن جس نے ایک انصاری صحابی کے پیٹ کا بڑا اوپریشن کرکے ایک بڑے پرندے کے بچے کی شکل کی کوئی چیز نکالی تھی، یہ واقعہ عہد رسالت کے بڑے اوپریشنوں میں نمبر اول پر آچکا ہے۔

اس یہودی طبیب کا نام اور اس کے حالات بھی مقالہ نگار کو معلوم نہ ہوسکے۔

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شامل کرکے یہ گیارہ سرجن عہد رسالت کے ہوئے جو صرف چند دن کی تلاش سے سامنے آئے ہیں۔ یہاں عہد رسالت کی سرجری کی تاریخ کا احاطہ پیش نظر نہیں ہے اور اندازہ کرنے کے لیے یہ واقعات بہت کافی ہیں۔

(۲) **عہد رسالت کے بعد** آگے اب ہم چند ان سرجنوں کا تذکرہ کرتے ہیں جو عہد رسالت کے بعد اسلام کی ابتدائی صدیوں میں ہوتے ہیں، صرف ایک سرجن نمبر ۱۲ پہلا قبل اسلام کا ہے

عہ لسان العرب ج ۴ صفحہ

(۱۲) عَبادی، یہ کَی کے ذریعہ مختلف امراض کا علاج کرنے کا ماہر تھا اس کی صرف نسبت کا ذکر ملتا ہے پورا نام نہیں ملا، مسافر بن عمرو جو دورِ جاہلیت میں عرب کا مشہور شاعر اور بنی امیہ کے سرداروں میں ہوا ہے اس کو استسقاء ہو گیا تھا تو اسی عَبادی نے کَی کے ذریعہ پیٹ پر داغ دے کر علاج کیا تھا۔[۱]

یہ مسافر بن ابی عمرو بن امیہ ہجرت نبوی سے تقریباً دس سال قبل یعنی کم و بیش ۶۱۳ء عیسوی میں فوت ہوا ہے۔[۲] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب نے اس کا مرثیہ بھی کہا ہے جس کے چند اشعار کتاب الاغانی میں ذکر کئے گئے ہیں۔

(۱۳) حضرت مقداد بن اسودؓ صحابی کا رومی غلام۔ حضرت مقداد بن اسود کے پیٹ پر جب بہت چربی آگئی اور پیٹ بہت بھاری ہو گیا تھا تو ان کے ایک رومی غلام نے ان کا اوپریشن کیا تھا۔ اس کا نام اور مزید تعارف حاصل نہیں ہوا۔[۳] حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کا انتقال عہدِ خلافتِ عثمانؓ میں ۳۳ھ میں ہوا ہے۔

(۱۴) کِلابی سرجن جو دماغ کے اوپریشن کا ماہر تھا۔ اوپر بڑے اوپریشنوں کے ضمن میں آچکا ہے کہ یہ انسانی سر کا اوپریشن کر کے علاج کرتا تھا۔ اور دماغ کے کیڑے وغیرہ نکال دیا کرتا تھا۔[۴]

(۱۵) یُوحنّا بن ماسویہ ابو زکریا وفات ۲۴۳ھ/۸۵۶ء یہ سریانی الاصل ہیں مگر ان کا نشو و نما عربی اور اسلامی ماحول میں ہی ہوا، ان کے والد جندیسابور (خوزستان) میں عطّار (صیدلانی) تھے پھر بغداد میں آئے اور ماہرِ امراضِ چشم کی حیثیت سے متعارف ہوئے: یوحنا نے بغداد ہی میں پرورش پائی خلیفہ ہارون رشید نے اپنے دار الترجمہ کا ان کو ڈائرکٹر "أمیناً علی الترجمہ"

---

[۱] لسان العرب ج ۱۵ ص ۲۳۵، مادہ کَی کتاب الاغانی ج ۹ ص ۴۸ تا ص ۵۴ (دار الثقافہ بیروت ۱۹۵۷ء)

[۲] الاعلام ج ۸ ص ۱۴۰

[۳] اس واقعہ کا ذکر اصابہ ج ۳ ص ۳۴ کے حوالے سے اوپر مقالہ کے حصہ مطبوعہ کے ضمائم غیر مطبوعہ میں آچکا ہے۔

[۴] گزشتہ صفحات کے غیر مطبوعہ ضمائم میں لسان العرب ج ۱۳ ص ۲۴ کے حوالے سے اس کے دماغ کے اوپریشن کا ذکر آچکا ہے۔

مقرر کیا تھا اور بہت سے ماہر مترجم فضلاء اس کو معاون کی حیثیت سے دیے تھے۔ طب پر اس کی تقریباً چالیس تصانیف ہیں [۱۳۷]۔ امراض چشم پر اس کی تین کتابوں کا ذکر آچکا ہے۔ اور ان کی سرجری "اسلام کے قرون اولیٰ میں سرجری کی عمومیت" کے ضمن میں آچکا ہے۔

(۱۴) امام طب محمد بن زکریا رازی ابوبکر (پیدائش ۲۵۱ھ ۸۶۵ء وفات ۳۱۱ھ ۹۲۳ء)

مسلم اطباء میں اس کی اور ابن سینا کی بہت شہرت ہے مگر اہل فن کے نزدیک طب عملی میں رازی کے مقابلہ میں کوئی نہیں ہے۔ طب کی ہر شاخ میں اس کے بے مثال کارنامے ہیں۔ ابن ابی اصیبعہ نے اسکی دو سو بتیس (۲۳۲) تصانیف کا ذکر کیا ہے جن میں سب سے زیادہ ضخیم کتاب "الحاوی" ہے جو طبی معلومات کی انسائیکلو پیڈیا ہے، عربی کا ایک معتدبہ حصہ متعدد جلدوں میں حیدرآباد سے طبع ہو چکا ہے اور اس سے قبل لاطینی زبان میں اس کا ترجمہ ہو کر طبع ہو چکا ہے ان کی متعدد تصانیف کا ذکر اس مقالے میں جگہ جگہ آتا رہا ہے، یہ ایک عرصے تک رَیٔ کے ہسپتال کے نگراں رہے پھر بغداد کے مشہور ہسپتال "البیمارستان العضدی" کے رئیس الاطباء مقرر کر دئے گئے [۱۳۸]

(۱۵) علی بن عباس المجوسی وفات تقریباً ۳۸۴ھ ۹۹۴ء۔ ڈاکٹر امین اسعد خیراللہ نے "الطب العربی" میں عرب سرجنوں میں ان کا ذکر کرتے ہوئے سرجری میں ان کی مہارت کے متعدد واقعات ذکر کیے ہیں [۱۳۹]

(۱۶) ابن عکاشہ، یہ ماہر سرجن کرخ — جو بغداد کے مغربی حصے کے قریب ایک مقام ہے — کا باشندہ تھا۔ عباسی خلیفہ ناصر لدین اللہ احمد بن الحسن (پیدائش ۵۵۳ھ

---

[۱۳۷] الزرکلی، الاعلام ج ۹ ص ۲۷۹ (طبع ۳)

[۱۳۸] ایضاً ج ۶ ص ۳۶۴

[۱۳۹] امین اسعد خیراللہ، الطب العربی ص ۱۹۸ (النشرۃ العربیہ بیروت ۱۹۴۶ء) المجوسی کی کتاب "کامل الصناعۃ" کا ذکر اوپر "سرجری پر چند کتابیں" کے زیر عنوان آچکا ہے۔

۱۱۵۳ء وفات ۶۲۴ھ ۱۲۲۶ء) کے مثانہ کے اوپریشن کے لیے اس کو بلایا گیا تھا۔ اس کا ذکر ابھی اوپر "تا بحد امکان اوپریشن سے اجتناب ..." کے زیر عنوان آچکا ہے۔

(۱۹) ابوالقاسم خلف بن العباس الزّہراوی۔ اس کا ذکر قدرے تفصیل سے آئندہ صفحات میں دیکھیے۔

(۱۷) ابوالحکم عمرو بن عبدالرحمٰن بن احمد الکرمانی القرطبی (پیدائش ۳۶۸ھ ۹۷۸ء وفات ۴۵۸ھ ۱۰۶۶ء) فن ہندسہ، طب اور خصوصیت سے سرجری کا ماہر تھا۔ ابن ابی اصیبعہ نے لکھا ہے کہ طب میں اس کو خاص اشتغال تھا۔ طب میں اس کے بہت سے مجرّبات ہیں اور سرجری کی جملہ اصناف کَیّ، قطع، شَقّ، اور بطّ وغیرہ میں اس کی مہارت کا خاص شہرہ تھا ابن ابی اُصیبعہ کے الفاظ ہیں: لہ عنایۃ بالطب، ومجربات فاضلۃ فیہ، ونفوذ مشہور فی الکی والقطع والشق والبط وغیر ذلک من اعمال الصناعۃ الطبیۃ۔[۶۰]

(۱۸) ابوالبرکات ابن القضاعی جو مُوَفّق کے لقب سے مشہور ہے، اس کا شمار بھی اونچے ماہر اطبا میں ہوتا ہے، علوم طب میں شہرت کے علاوہ اسکی عملی مہارت کی بہت شہرت ہے، امراضِ چشم اور سرجری میں بھی ملکہ رکھتا تھا اور اس کا ان دونوں شاخوں کے افاضل میں شمار ہوتا تھا۔ قاہرہ میں ۵۹۸ھ میں وفات پائی۔

(۱۹) امین الدولۃ ابوالفرج یعقوب بن القُفّ المسیحی، جو ابن القُفّ اور المسیحی کے ناموں سے معروف ہے (پیدائش ۶۳۰ھ ۱۲۳۳ء وفات ۶۸۵ھ ۱۲۸۶ء) سرجری پر اس کی ایک جامع تالیف ہے جس کا ذکر اوپر "سرجری پر چند کتابیں" کے زیر عنوان آچکا ہے۔

---

[۵۹] ابن ابی اصیبعہ، عیون الانباء ص ۴۸۴، الزرکلی، الاعلام ج ۵ ص ۲۵ (طبع ثالث)

[۶۰] ابن ابی اصیبعہ، عیون الانباء ص ۴۸۲

[۶۱] ایضاً ص ۶۶۲ ذکر معادین بشریہ

(۲۳) ابومنصور صاعد بن بشر بن عبدوس البغدادی، یہ شروع میں بغداد کے بیمارستان میں فصد کھولنے کی خدمت پر مامور تھا پھر مکمل طب کا مطالعہ کیا اور اس میں مہارت پیدا کر کے اکابر الحکماء میں اپنا مقام بنایا، حتی کہ ابن ابی اصیبعہ کا بیان ہے کہ: "اظہر فی المداواۃ عجائب" یعنی علاج و معالجے میں حیرت انگیز کارناموں کا مظاہرہ کیا۔[۱۴۱] ان کارناموں میں سے کچھ کا ذکر اوپر آپ پڑھ بھی آئے ہیں۔[۱۴۲]

(۲۴) ابن النفیس، علی بن ابی الحزم القرشی، یہ ابن النفیس کے نام سے مشہور ہے۔ (وفات ۶۸۷ھ ۱۲۸۸ء) اپنے زمانے کا سب سے بڑا عالم تھا، یہی دورۂ دمویہ رئویہ، اور عروق شعریہ (کیپلریز) کا انکشاف کرنے والا ہے۔ سرفیتوبس جس کے بارے میں عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ اس نے دوران خون کا نظریہ پیش کیا ہے اس سے تین سو سال قبل ابن النفیس نے اس کا انکشاف کر کے اس کی تفصیلات بیان کر چکا تھا۔[۱۴۳]

(۲۵) ابوالحسن الجرائحی۔ یہ سرجری کا بڑا ماہر تھا۔ عضدالدولہ نے اس کو بغداد کے بیمارستان کے لیے منتخب کیا تھا، اس کی مہارت سرجری مشہور زمانہ تھی، اس کی معاونت کے لیے عضدالدولہ نے ایک دوسرے اسی کی طرح مہارت و کمال رکھنے والے سرجن ابوالحسین بن نفاخ کو بھی اس بیمارستان میں رکھا تھا۔[۱۴۴]

(۲۶) ابوالحسین بن نفاخ الجرائحی، یہ اوپر والے سرجن ابوالحسن کے معاون کی حیثیت سے عضدالدولہ کے بیمارستان بغداد میں تھے، ان کا ذکر ابھی اوپر اس سے پہلے نمبر میں آچکا ہے۔

(۲۷) ابوالخیر الجرائحی، یہ بھی سرجری کے بڑے ماہر اور اس میدان میں بڑی شہرت کے

---

۱۴۱ ایضاً ص۳۱۳ ذکر صاعد بن بشر

۱۴۲ دیکھئے عنوان "سرجری میں مسلمانوں کا کارنامہ"، پہلا اور دوسرا واقعہ

۱۴۳ ڈاکٹر امین اسعد خیر اللہ، الطب العربی (عربی ایڈیشن) ص۲۴ و ص۱۹۴، اسماعیل پاشا البغدادی، ہدیۃ العارفین ج ۱ ص۷۱۴، الزرکلی، الاعلام ج ۵ ص۷۸

۱۴۴ زوزنی، تاریخ الحکماء ص۲۳۴ وہو مختصر اخبار الحکماء للقفطی

مالک تھے۔ ان کو بھی مذکورہ دونوں سرجنوں کی طرح عضد الدولہ نے بغداد کے بیمارستان کے لیے منتخب کیا تھا۔[۱۴۵]

(۲۵) موفق الدین عبداللطیف بن یوسف البغدادی، مختلف علوم و فنون کے ماہر تھے، سرجری میں بھی غیر معمولی مہارت رکھتے تھے، فن تشریح کے حصول کے لیے انھوں نے بہت سے سفر بھی کیے تھے ان کی مشہور کتاب الافادۃ والاعتبار کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ ڈاکٹر امین اسعد نے اس کتاب کے حوالے سے ان کی سرجری اور تشریح کے متعدد واقعات بیان کیے ہیں[۱۴۶]

(۲۶) ابو عبداللہ محمد بن علی بن عبداللہ القربلیانی (وفات ۷۶۱ھ ۱۳۶۰ء) یہ قربلیان (CREVILLANTE) اندلس کے باشندے ہیں۔ نباتات اور سرجری کے ماہر تھے اور دونوں فنون پر ان کی تصنیفات ہیں، سرجری پر ان کی ایک کتاب کا نام ہے: الاستقصاء والابرام فی علاج الجراحات والاورام۔[۱۴۷]

ان چند کے علاوہ اسلامی عہد کے بیمارستانوں میں کوئی بھی ایسا نہ تھا جس میں کئی کئی ماہر سرجن، کحال، فصاد اور کواہ نہ رکھے جاتے ہوں۔ ایک سرسری اندازے کے لیے یہ نام بہت کافی ہیں۔

(جاری)


# سیرت طیبہ

از جناب قاضی زین العابدین صاحب میرٹھی

پیغمبر اعظم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ایک نئی کتاب حدیث و تفسیر کی مستند کتابوں کی بنیاد پر۔ مضامین روح پرور، زبان دلآویز اور انداز تعبیر دلنشین۔ جدید تعلیمیافتہ انگریزی داں اصحاب اور کالجوں کے طلبہ کے لیے قابل مطالعہ کتاب۔ قیمت 15/00